ریاضؔ مجید____بحیثیتِ نعت گو شاعر

محمدناصر آفریدی[1]، ڈاکٹر محمد احسان الحق **

Abstract:

"Riaz Majeed is one of those very important poets who are constantly continuing the tradition of Urdu Naat. He has actually expressed his own humble desires in the form of Naat. He has emotionally associated his own feelings and emotions of love and respect while describing the character of our Holy Prophet Muhammad (PBUH). In this article, different aspects of Riaz Majeed's poetry pertaining to Naat have been discussed and analyzed."

کلیدی الفاظ : عجزو نیاز،قلبی تڑپ، نیرنگیِ بیان،عقیدت مندی، وارفتگی،کیف و سرمستی

ریاضؔ مجید کا شمار اردو زبان و ادب کے اُن معدودے چند شعرا میں ہوتا ہے، جنھوں نے تواتر سے نعتیہ کلام کی روایت کو برقرار رکھا ہے۔اُنھوں نے نعتیہ پیرایے میں اپنی عاجزانہ تمنائیں پیش کی ہیں۔اُن کے نعتیہ مجموہاے کلام کا کُلیّات بھی منظر عام پر آ چکا ہے۔آپ نے حُضُورِ اکرم ﷺکی ذات و صفات کے ساتھ دل کی داخلی کیفیات کا بھی اظہار کیا ہے۔اُن کی نعت میں کیفیتِ حُضُوری اور دربارِ رسولﷺ میں بار بار حاضری کے کامل رجحانات پائے جاتے ہیں۔اُنھوں نے اُمّتِ مُسلمہ کی کسمپرسی اور ناگُفتہ بہ حالت کا نوحہ بھی بہ حُضُورِاکرم ﷺپیش کیا ہے۔ مدینے کی تڑپ اُن کی وارداتِ قلبی کا مظہر ہے۔اُن کی نعتیہ شاعری عطاے خداوندی سے سرفراز ہے، جس میں عجز و نیاز کی تیرنگی کار فرما ہے۔ ریاضؔ مجید نے نعت کے بیان میں عقیدت مَندی،جودتِ طبع اور نُدرتِ بیان کی کرشمہ سازیاں کی ہیں۔ اُن کی نعت کاروحِ رواں عشقِ رسولﷺ ہے۔اُنھوں نے نعت خون سے لکھی ہے، جس کے درپردہ اُن کے دل کی دھڑکنیں واضح سنائی دیتی ہیں۔اُن کی نعت کا ہر ہر لفظ بولتا ہے، وہ لفظوں میں جان ڈالنے کا ہنر بہ خوبی جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ریاضؔ مجید کی نعت میں ایک خاص کیف و مستی اور تڑپ پائی جاتی ہے۔وہ خود بھی اپنے نعتیہ اشعار میں وجدکرتے ہیں اور قاری کے دل پر بھی وہی کیفیت برپا کرتے ہیں۔وہ ایک باشعور شاعر ہیں، اِس لیے اُمّتِ مسلمہ کی زبوں حالی کے بیان کے ساتھ حُضُورِ اکرمﷺ سے دعاگو ہیں کہ اللہ سے ان کی حالتِ زار کے لے دست بہ دُعا ہوں۔اُن کا پنجابی نعتیہ کلام بھی اپنے اندر وہی اثر خیزی رکھتا ہے۔ریاضؔ مجید کی نعت وہ مینارۂ نور ہے، جس کی ضوفشانی اور تابندگی سے ایک عالم حیات افروز رہے گا۔اُنھوں نے ہر مروجہ ہیئت میں نعت کہی ہے،لیکن غزل کے آہنگ میں اُن کی نعت منفرد ہے۔یہاں ریاضؔ مجید ایک منفرد لہجے کے شاعر نظر آتے ہیں۔اُن کی نعت کیف و سرمستی اور وارفتگی و سپردگی کی عمدہ مثال ہے۔اُن کا پُر تاثیر لہجہ قاری کو وجد میں لاتا اور اشک فشاں کرتا ہے۔درج بالا اوصاف کی بدولت ریاضؔ مجید فنِ نعت گوئی میں معاصر نعتیہ ادب میں اپنی واضح اور الگ تھلگ شناخت رکھتے ہیں۔اس میدان میں اُن کا تخلیقی سفر جاری و ساری ہے۔

دنیاےاُردُو ادب میں کوئی کم ہی ایسا سخن ور ہو گا، جس نے اپنے مخصوص پیرایے میں نعتِ رسولِ مقبولﷺ پر خامہ فرسائی نہ کی ہو۔ مسلم شعرا سے قطع نظر مختلف مذاہب سے متعلق غیر مسلم شعرا نے بھی مقدور بھر مقام و عظمت ِ رسالت ؐ کو شعری پیکر عطا کیے ہیں۔اُردُو ادب کی شعری روایت میں یقیناً تمام شعرا کے ہاں نعتیہ کلام موجود ہے۔اگر کسی شاعر نےباقاعدہ صِنف کے طور پر نعت کو موضوعِ سخن نہیں بھی کیا، تو بھی اُس کے ہاں نعتیہ اشعار کی کارفرمائی

---

[1] پی ایچ۔ڈی سکالر، سرحد یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی،پشاور
** صدرِ شعبۂ اُردُو،سرحد یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور

ناگزیر ہے۔ عمومی طور پر کوئی بھی ایسا شعری مجموعہ منظرِ عام پر نہیں آیا، جس کی شروعات حمد و نعت سے نہ ہوئی ہو۔ بہ حیثیّت مسلمان ہمارے شعرا کی دلی اور روحانی آسودگی کا سب سے بڑا سبب ذاتِ باری تعالیٰ کے بعد حُبِ رسول ﷺکے سوا اور نہیں ہو سکتا۔

اُردُو ادب میں نعت گوئی کا سلسلہ زیادہ تر رسمی رہا ہے۔ ہمارے شعرا نے بحیثیتِ نعت گو شاعر صنفِ نعت کی طرح خاطر خواہ توجہ نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ معدودے چند شعرا سے قطع نظر نعت کے موضوعات کی طرف خصوصی پیش رفت ہوئی۔ چُناں چہ:

''اُردُو میں نعت گوئی کا مقبول ترین اور کامیاب ترین دور حقیقتاً محسنؔ کاکوروی اور امیّر مینائی سے شروع ہوتا ہے۔''(۱)

اُردُو ادب میں صنفِ نعت میں کلاسیکی ادب ہی سے نعت گوئی کی ایک رسمی روایت چلی آ رہی ہے، جو کسی خاص صنف تک محدود نہیں تھی۔لہٰذا اُس دور سے تاحال ہر صنفِ سخن میں نعت گوئی کے آثار ملتے ہیں۔حتیٰ کہ غزلیات بھی نعت گوئی کے مضامین سےخالی نہیں ہیں۔ان میں کہیں واضح طور پر اور کہیں رمز و اشارے میں نعتیہ اشعار ملتے ہیں۔اسی طرح اشاراتی اشعار اُس قبیل سے متعلق ہیں،جن کا قرینہ نعتیہ موضوعات سے قربت رکھتا ہے۔نعتیہ شاعری کے بارے میں پروفیسر سید یونس شاہ رقم طراز ہیں:

''نعتیہ شاعری دراصل اُس خیر البشر کی ذات کاملہ کا بیان ہے، جو وجۂ کائنات اور مقصودِ ربِّ دو جہاں ہے۔ نعت گو شعرا نے آپﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا ایسا احاطہ کیا ہے کہ عُمرِ عزیز کا کوئی لمحہ اور حیاتِ مستعار کا کوئی پہلو آنکھوں سے اوجھل نہیں رہا۔ آپؐ کی حیاتِ طیبہ کے حوالے سے گویا نعت گویاں نے ایک مکمل زندگی کا نمونہ پیش کیا ہے۔''(۲)

ریاضؔ مجید کا شمار بھی اُن معدودے چند شعرا میں ہوتا ہے، جنھوں نے صنفِ نعت گوئی میں اعتبار قائم کیا ہے۔ آپ نے نعتیہ میدان میں تسلسل سے اپنی عاجزانہ تمنائیں پُرنم اور پُر اثر عقیدتوں کے اظہار کے طور پر پیش کی ہیں۔صنفِ نعت میں اُن کی کتب "اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ،سیّدنا محمدﷺ،سیّدنا رحیمﷺ اور سیّدنا کریمﷺ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر فنِ نعت گوئی کے ناقدین سے دادپاچکی ہیں۔ یہ مجموعہ ہاے نعت گوئی رہاض مجید کے میدانِ نعت میں کامل رجحانات کا بیّن ثبوت ہیں۔اب تو اُن کا کلّیاتِ نعت بھی شایع ہو چکا ہے۔اُن کے نعتیہ کلام میں رسولِ اکرمﷺ کی ذات وصفات کا برملا اظہار ملتا ہے۔ عزیز احسن ریاضؔ مجید کے نعتیہ اسلوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ریاضؔ مجید نے جدید نعت نگاری کا وہ اُسلوب اپنایا ہے، جس میں حضوراکرمﷺ کی سیرت کے پہلوؤں کو زیادہ اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔'' (۳)

ریاضؔ مجید کی نعت میں ایک کیفیتِ حضوری کی روح کارفرما ہے۔وہ حُضُورِاکرم ﷺکی غلامی اور سپردگی پر بجا طور پر نازاں ہیں۔ وہ نعت کہنے کا قرینہ رکھتے ہیں،اس لیے درِ نبویؐ پر حاضری کا سلیقہ بھی رکھتے ہیں۔ ریاضؔ مجید کی نعت کی یہ انفرادیت ہے کہ وہ شریعتِ محمدیﷺ کی پیروکاری کے نہ صرف طالب ہیں،بل کہ ایک مسلمان کو درجات کی بُلندی کے لیے شریعت محمدیﷺ کی اتباع کا درس بھی دیتے ہیں۔غرض اُن کی نعتیہ شاعری اُن کی داخلی کیفیات اور وارداتِ قلبی کا وہ تخلیقی اظہار ہے، جس میں وہ ایک الگ تھلگ پہچان رکھتے ہیں۔ مدینے کی تڑپ اور درِ نبیﷺ پر بار بار حاضری اُن کی ذات اور نعت کا خاصّہ ہے۔نعت میں انھوں نے ایسے ایسے نشتر اشعار کہے ہیں، جو ہر کسی کے لیے اشک فشانی کا سامان کرتے ہیں۔اُن کے نعتیہ مضامین میں ایک خاص تنوع پایا جاتا ہے۔ یہی عنصر سیرتِ رسولِ کی نعتیہ بندش میں بھی جھلکتا ہے۔اُن کے نعتیہ اشعار میں درج بالا کیفیات ملاحظہ کیجیے :

تمام سابقہ پیغمبروں کے خوابوں کا
گر ایک حاصلِ تعبیر ہو، تو ایسا ہو(۴)

سرمایۂ گداز، مناجات کا ہے حق
اشک، التجا کے آہ، دعا کے سپرد کر(۵)

کحلِ چشم ہوئی خاکِ شفا بخش
دیکھ پیش جبیں، فرشِ حرم دیکھ(٦)

اُنؐ کی اُمّت سے ہیں، جو دنیا بھر کے محبوب ہوئے ہیں
کتنے اچھے بخت ہمارے، ہم اُنؐ سے منسوب ہوئے ہیں(٧)

ہونٹ پر الفاظ، جالی پر نظر ٹھہری ہوئی
دل کی دھڑکن تک ہے، اُس دربار پر ٹھہری ہوئی(٨)

آیا زُباں پہ صلِّ علیٰ، دیکھ کرحرم
کتنی دُرود خیز ہے، خُوش بُوے مصطفیؐ(٩)

ریاضؔ مجید کی نعتیہ شاعری عطائے خداوندی سے سرفراز ہے۔ اس میں عجز و عقیدت مندی کی گوناں گونی بابِ یادِ رسالت سے مملو ہے، جو اُن کی دل گداختگی کا پتا دیتی ہے۔اُن کی نعت محبت و عقیدت کی اشک فشانی کا مظہر ہے۔ایسا دکھائی دیتا ہے کہ نعتیہ عقیدت اُن کے دل کی مکیں ہو کر رہ گئی ہے۔ وہ مکان محبت کے لامکان تلاش کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔ گویا حُضُورِ اکرم ﷺ سے اُن کا دلی ربط و تعلق جذبے کی شدتوں کا عکاّس ہے۔ نبی کریم ﷺکے حُضُور اُن کا عجز و نیاز دیدنی ہے، جو لفظوں سے موتیوں کے روپ دھار کر اُن کے جذبات و احساسات کی پیش کش بنتا ہے۔ ریاضؔ مجید ایک صوفی منش اور درویش صفت شاعر ہیں۔اُن کی شاعری میں یہ عناصر جا بجا کارفرما ہیں۔ وہ عشقِ رسول ؐ اور طلبِ مدینہ کے متقاضی ہیں۔

ریاضؔ مجید نعت کے بیان میں ایسی عقیدت مندی، جودتِ طبع اور ندرت بیان کی وہ کرشمہ سازیاں دکھاتے ہیں کہ اُن کے اشعار قاری پر وجدان کی کیفیت طاری کرتے ہیں۔اُن کی جودت طبع، ندرت ادا اور وجدان کے درپردہ عشقِ رسولﷺ موج زن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ فنِ نعت گوئی کے حقیقی نبض شناس ہیں۔اُنھوں نے نعت کے قدیم اسالیب کو جدید طرز سے باہم آمیخت کیا ہے۔ وہ الفاظ و تراکیب کے بےساختہ استعمال کے فن سے بہ خُوبی آشنا ہیں۔اُن کی نعت میں عجز،بُلند آہنگی اور جذبے کی صداقت صاف دکھائی دیتی ہے۔ گویا اُن کی نعتیہ شاعری میں خالص سونا جھلکتا ہے۔ اُن کی نعتیہ شاعری کی اثرآفرینی کے درپردہ خلوص کارفرما ہے۔ یہی وجہ ہے اُن کا لفظ لفظ بولتا ہے اور بجلی بن کر دل پر پڑتا ہے، جس سے قاری کے دل میں بھی وہی کیف و مستی اور تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ یہ وہ عناصر ہیں، جو ریاضؔ مجید کی نعت میں ادائے معصومیت اور اخلاص پیدا کرتے ہیں۔ یہی وہ عناصر ہیں، جو ریاضؔ مجید کی نعت کو انفرادیت عطا کرتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے ریاضؔ مجید کے بارے میں درست لکھا ہےکہ:

> ’’ڈاکٹر ریاضؔ مجید عصرِ موجُود میں اردو نعتیہ شاعری کا ایک معتبر نام ہے۔ وہ شعر کی فنی عظمت،اُسلوبی بندش اور اُس کی ایصالی منزلت سے آشنا بھی ہے اور نعت کے تقدیسی مقام، ملکوتی رفعت اور شرعی حُرمت سے آگاہ بھی ہے۔ریاضؔ مجید کو قدرت نے شعر کہنے کا اس فیاضی سے عطا کیاہے کہ وہ عروض و قوافی کی حدود کا ادراک بھی رکھتا ہے اور انتخابِ کلمات کے قرینے سے بھی بہرہ مند ہے۔‘‘(١٠)

ریاضؔ مجید ایک باشعور شاعر ہیں۔اُن کے دلِ دردمند میں اُمّتِ مُسلمہ کی زبوں حالی سرایت ہے، جو شعری پیکر میں ڈھلتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی نعت کا ہر شعر ارتعاش کا باعث بنتا ہے۔اس لرزہ خیز کیفیت کو ریاضؔ مجید نے بیم و رجا سے عبارت کر رکھا ہے، جو کہیں بھی مایوسی کا سماں پیدا نہیں ہونے دیتی۔ ریاض لفظوں کے نبض شناس واقع ہوئے ہیں۔ وہ جذبے اور احساس کی ترجمانی کے لیے ایسے ایسے چُنیدہ الفاظ شعر میں سموتے ہیں کہ انسان ورطۂ حیرت میں پڑتا ہے، لیکن وہ لفظی بُھول بھلیّوں میں قاری کو گُم ہو کر معنی آفرینی کی رہ میں حائل نہیں ہونے دیتے،بل کہ معمولی غور سے قاری کے سامنے ایک جہانِ معنی پھیلانے پر قدرت رکھتے

ہیں۔ ریاضؔ مجید کے نعتیہ کلام سے درج ذیل اشعار ملاحظہ ہوں،جو اِنھی کیفیتوں پر دال ہیں:

زرخیز نہیں کوئی بھی توبہ سے کشت
اب اشک گرا! ابھی ثمر ہوتے دیکھ(۱۱)

ہر ایک شعر میں باطن کی کیفیت ہے ریاضؔ
ہماری نعت جو پڑھتے ہیں، ہم کو دیکھتے ہیں(۱۲)

کشش اک نسبتِ عالی کی ہے رہبر اپنی
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے، چلے جاتے ہیں(۱۳)

تیری مدحت کے لیے وقف زُباں ہو میری
تیرے ہی واسطے تاثیر بیاں ہو میری(۱۴)

غلام ازل سے ہیں ہم اُس نبیؐ کے، نسل بہ نسل
اٹُوٹ، رشتہ زنجیر ہو تو ایسا ہو(۱۵)

ریاضؔ مجید تخلیق، تنقید اور تدوین کے ساتھ تحقیق کے بھی مردِ میدان ہیں۔اس ضمن میں انھوں نے "اُردو میں نعت گوئی" جیسی گراں مایہ تحقیقی کتاب لکھ کر اُردُو نعت گوئی کے امکانات کو خاطر خواہ بڑھایا ہے۔ اس مقصد کے حُصُول کے لیے ریاض نے اردو نعت سے قطع نظر عربی، فارسی اور پنجابی میں نعت گوئی کی نہ صرف روایت پر گہری نظر رکھی ہے، بل کہ انھوں نے ان زبانوں میں اظہار کے اسالیب سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ان زبانوں میں کی جانے والی نعتیہ شاعری سے ریاضؔ مجید کے عشقِ رسول ؐ میں اور تڑپ پیدا ہوئی ہے۔ریاضؔ مجید کی نعت اسی پس منظر سے پھوٹتی ہے، جو واقعی منفرد، دل آویز اورپُر تاثیر ہے۔ ریاضؔ مجید کا مطالعہ بڑا وسیع ہے۔چناں چہ وہ اِسی جذبے کے زیرِ اثر نت نئے مضامین تراشنے کی مہارت رکھتے ہیں۔اس پر مستزاد ریاضؔ مجید کا اُسلُوب ہے، جو ہزاروں میں واضح جھلکتا نظر آتا ہے۔

اُن کا نعتیہ کلام ایک ایسا مینارۂ نور ہے، جس کی تابانی اور ضَوفشانی سے قیامت تک ایک عالم حرارت افروز رہے گا۔اُن کے جگمگاتے نشتر اشعار اپنے اندر دل افروز کیفیت لیے ہوئے ہیں۔اُن کی نعت حقیقی معنوں میں حُبِ رسول ﷺاور عرفان و ایقان کا ذریعہ رہی ہے۔اُردُو زبان کے علاوہ آپ کی پنجابی نعت بھی ہر دل عزیز ہے۔اُن کی نعت میں تنوع اور رنگا رنگی پائی جاتی ہے۔اُن کی نعت انفرادی طور پر کیفِ حضوری کا پتا دیتی ہے۔اس میدان میں وہ دوسرے نعت گو شعرا کے مقابلے میں بالکل الگ تھلگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ وہ کیفیت ہے، جس پر قریباً ہر نعتیہ شاعر نے خامہ فرسائی کی ہے۔ تاہم ریاضؔ مجید کے ایسے بیانات میں کیف و سرور اور وارفتگی کا عالم دکھائی دیتا ہے۔ چناں چہ وہ اس قدر محویت کے عالم میں ہوتے ہیں کہ بارگاہِ نبوتﷺ تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔اُن کا یہ کمال ہے کہ وہ اپنے ساتھ اسی کیف و سرمستی میں قاری کا بھی ہاتھ تھام لیتے ہیں اور اُسے بھی کیفِ حضوری میں شامل کر لیتے ہیں۔

اسی ضمن میں حکیم شریف احسن نے ریاضؔ مجید کے نعتیہ موضوعات کے بارے میں لکھا ہے:

’’ریاضؔ مجید کی نعت پر بعض موضوعات چھائے ہوئے ہیں اور وہ ان میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں، لیکن اس محویت نے اُنھیں اپنے گردوپیش کے احوال سے بے خبر نہیں کیا۔ بہ حیثیت ایک نعت گو شاعر وہ یہ بات کبھی نہیں بھولتے کہ وہ محض ایک فرد نہیں، بل کہ اُس ذاتِ قدسی صفات کی اُمّت کے ایک فرد ہیں، جن کی محبت اُن کے فکر وخیال کا محورو مرکز ہے اور جن کی اطاعت انسانیت کاا ولین تقاضا اور تمام سعادتوں کا سرچشمہ ہے۔وہ اُمّت کی زبوں حالی پر کُڑھتے ہیں اور فریاد بھی کرتے ہیں۔‘‘(۱۶)

ریاضؔ مجید کی خوب صورت نعت اپنی طرف دامنِ دل کھینچتی ہے۔ اُن کا پُر تاثیر لہجہ قاری کی اشک باری کا سامان کرتا ہے۔اُن کی غزل کی تازہ کاری نعت میں عجب نیرنگی پیدا کرتی

ہے۔ اُنھوں نے ذکرِ رسولﷺ کے ساتھ اصحابِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیان بھی کیا ہے۔ مدینے کی تڑپ، دربارِ رسالت میں باریابی اور اشک فشانی کے ساتھ مدینےسے واپسی اور پھر مدینے جانے کی تڑپ ایسے موضوعات ہیں، جو ان کی نعت میں تسلسل سے ملتے ہیں۔ایسے موضوعات کی بندش میں ریاضؔ مجید ایسے استغراق کا شکار ہو جاتے ہیں، جو عاشق صادق کو زیبا ہوتا ہے۔اسی طرح طیبہ کی حاضری،اُس کے آداب اور دلی کیفیات اُن کی نعتیہ شاعری کے وہ کامل رجحانات ہیں، جو ریاضؔ کی نعت کی انفرادیت ہیں۔ عزیز احسن ریاض ؔمجید کے کلام کے بارے میں لکھتے ہیں:

’’میں ریاضؔ مجید صاحب کے کلام میں اُن کے وجدان کی زرخیزی، لسانیاتی شگفتگی،اظہاری وفور،شوقِ فراواں اور جذبِ دروں کی شدت محسوس کررہا ہوں--- اور کیوں نہ ہو اُنھوں نے اپنی فنّی صلاحیتوں اور فکری رفعتوں کے حصول کے لیے، جو کوہ پیمائی کی ہے، اُس کے باعث اُنھیں کہکشاؤں تک رسائی حاصل ہو گئی ہے۔‘‘(۱۷)

ریاضؔ مجید نے جو دیکھا اُسے محسوس کیا اور اپنے ذاتی تجربات سے آمیخت کیا۔ اُن کی نعتیہ شاعری اُن کے متنوع جذبوں کی اظہاری کیفیت ہے۔اُن کے کلام میں تنوع، معنوی تہہ داری اور فکری جگمگاہٹ اُن کے نادر اُسلوب کا پتا دیتی ہے۔ریاضؔ مجید نے نعت کے میدان میں قریباً سبھی ہیئتوں کو تہہِ دام رکھا ہے۔یہی اُن کے تخلیقی جواہر ہیں۔ غزلیہ اسالیب اور آہنگ میں اُن کی نعتیں یقیناً اپنی مثال آپ ہیں۔اس میدان میں وہ بالکل نکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ درج بالا سبھی کیفیتوں پر مبنی اُن کے نعتیہ کلام سے متفرق اشعار بہ طورِ مثال ملاحظہ کیجیے:

اویسی نسبتیں دُوری میں بھی سرشار رکھتی ہیں
کہیں پر بھی رہیں سرکارؐ کی خدمت میں رہتے ہیں(۱۸)

بہ صد خلوص و ہزار احترام کرنا ہے
ہمیں تو ذکرِ نبیؐ صبح و شام کرنا ہے(۱۹)

طیبہ سے پلٹ آیا ہوں مگر وہ یاد ابھی ہے آنکھوں میں
وہ صحنِ حرم ہے سوچوں میں، وہ شہرِ ِنبیؐ ہے آنکھوں میں(۲۰)

صلِّ علیٰ کے وِرد میں گزرے ہر اک سانس
کر دل کو اُس کے نام کا ذکر، درود پڑھ(۲۱)

ایک پل بھی نہ ریاضؔ آج سے گزرے بےکار
خیر کے واسطے اب عمر کی مہلت پاؤں(۲۲)

رات دن رہتی ہے میرے بجُھتے سانسوں کے قریں
تیری رحمت کی طلب، اے رحمت للعالمیں
روزِ محشر ہوں گے جو تیرے کرم کے ملتجی
اُن کروڑوں میں ہوں میں بھی، اے شفیع المذنبیں(۲۳)

تُو نُور اپنی خاک پا کا دے لفظوں کو شاہؐ! میرے
مجھے مامورِ ثنا کر، میرے فن کو معتبر کر
ریاضؔ اپنی عمرِ تیرہ اُجال اُس شہؐ کی ثنا سے
سیہ راتیں نعتِ مولاؐ کی روشن ضو سے سحر کر(۲۴)

خوش نصیب تجھے یاد کیا آپ
شاہؐ نے کیا؟ کیسے کرم دیکھ[۲۵]

ہونٹ پر الفاظ، جالی پر نظر ٹھہری ہوئی
دل کی دھڑکن تک ہے اُس دربار پر، ٹھہری ہوئی[۲۶]

اُس شہنشاہِ مُعّظم کی حُضُوری میں رہے
رُوح ہر پل ایک استغراقِ نُوری میں رہے[۲۷]

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری،اردو کی نعتیہ شاعری، آئینہ ادب چوک مینار،انار کلی،لاہور ۱۹۷۴ء،ص۲۱
۲۔ پروفیسر سید یونس شاہ، تذکرۂ نعت گویانِ اُردُو،الگیلان پبلشرز،ایبٹ آباد،۱۹۸۲ء،ص۱
۳۔ عزیزؔ احسن، کُلّیاتِ نعت،نعت اکادمی،فیصل آباد،۲۰۱۹ء،ص۱۴
۴۔ ریاضؔ مجید،، اللھُمَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، نعت اکادمی، فیصل آباد،۲۰۰۵ء،ص۲۸
۵۔ ایضاً،ص۳۰
۶۔ ریاضؔ مجید،سیّدنا محمدؐ، نعت اکادمی، فیصل آباد،۲۰۰۳ء،ص۱۲۵
۷۔ ایضاً،ص۱۵۷
۸۔ ریاضؔ مجید،سیدنا رحیمؐ،زیدی پرنٹرز، فیصل آباد،۲۰۱۶ء،ص۴۷
۹۔ ایضاً،ص ۸۹
۱۰۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، دیباچہ، اللّٰھُمَّ بَارک عَلٰی مُحَمَّدٍ،از ریاضؔ مجید، محولا بالا، ص۷
۱۱۔ ریاضؔ مجید،سیّدنا محمدؐ،ص۱۲۶
۱۲۔ ریاضؔ مجید، اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ،ص۲۳
۱۳۔ ریاضؔ مجید،سیّدنا رحیمؐ،ص۵۹
۱۴۔ ریاضؔ مجید، کلّیاتِ نعت اکادمی،فیصل آباد،2011ء،ص۸۱
۱۵۔ ایضاً،ص۲۰۱
۱۶۔ حکیم شریف احمد، ڈاکٹر ریاضؔ مجید کی نعتیہ تازہ کاری، مشمولہ سیدنا محمدؐ،ص ۱۱
۱۷۔ عزیز احسن، محولا بالا، ص۱۷
۱۸۔ ریاضؔ مجید، کلیاتِ نعت،ص۱۹
۱۹۔
۲۰۔ ریاضؔ مجید،سیّدنا محمدؐ،ص۱۵۰
۲۱۔ ایضاً،ص۷۲
۲۲۔ ایضاً،ص۹۲
۲۳۔ ایضاً،ص ۱۴۱
۲۴۔ ایضاً،ص۴۹۳
۲۵۔ ریاضؔ مجید،سیّدنا محمدؐ،ص۱۲۴
۲۶۔ ریاضؔ مجید،سیّدنا رحیمؐ،ص۴۷
۲۷۔ ریاضؔ مجید، اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ،ص۳۶